تارکِ صلوٰۃ کا حکم؟

تحریر: شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

سوال: آدمی اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرے اور وہ اس کی بات نہ سنیں تو کیا کرے؟ کیا وہ ان کے ساتھ گھر میں رہے اور ان سے ربط وضبط رکھے یا اس گھر سے نکل جائے؟

جواب: اگر اس کے گھر والے سرے سے نماز نہیں پڑھتے تو وہ کافر ومرتد اور اسلام سے خارج ہیں، ان کے ساتھ رہنا جائز نہیں، البتہ انہیں اسلام کی مسلسل اور پرزور دعوت دینا واجب ہے، شاید اللہ تعالیٰ انہیں راہ راست پر لگا دے، کیونکہ بے نمازی، اللہ محفوظ رکھے، کتاب وسنت اور اقوال صحابہ کی روشنی میں اور صحیح نقطۂ نظر سے کافر ہے، قرآن کریم سے بے نمازی کے کافر ہونے کی دلیل مشرکین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿فان تابوا واقاموا الصلوٰة و آتوا الزكاة فاخوانكم فی الدين﴾ (التوبہ:۱۱) ترجمہ: ''پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں''۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر وہ یہ کام نہ کریں تو ہمارے دینی بھائی نہیں اور دینی اخوت بڑے سے بڑے گناہ کرنے سے بھی منتفی نہیں ہوتی بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے ختم ہوتی ہے۔

حدیث میں بے نمازی کے کافر ہونے کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے: ''آدمی (یعنی مسلمان) اور کفر شرک کے درمیان پس نماز چھوڑنے کا فرق ہے'' یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

نیز بریدہؓ کی حدیث میں جو سنن میں ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان جو معاہدہ ہے وہ نماز کا ہے، تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا'' رہے اقوال صحابہ تو امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ کا قول ہے: ''جس نے نماز چھوڑ دی اس کیلئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں''۔۔۔اور ''حظ'' بمعنی نصیب ''حصہ'' اس اثر میں نکرہ اور نفی کے سیاق میں وارد ہوا ہے، لہٰذا وہ عام ہوگا اور مفہوم یہ ہوگا کہ ایسے شخص کیلئے اسلام میں کوئی حصہ نہیں، نہ تھوڑا، نہ زیادہ۔

اور عبداللہ بن شقیقؒ نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نماز کے علاوہ کسی اور عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں شمار کرتے تھے''۔

اور صحیح نقطہ نظر سے بے نمازی کے کافر ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کیا عقل سلیم اسے قبول کرتی ہے کہ ایک

کپڑے جیسے قمیض، پاجامہ، موزے اور جراب کا استعمال جائز ہے۔ اسی طرح اس کیلئے بوقت ضرورت چہرے پر بغیر پٹی کے اوڑھنی کا ڈالنا بھی جائز ہے اور جب اجنبی مرد موجود ہو تو چہرے اور پاؤں کا ڈھانکنا ضروری ہے۔

اسی طرح محرم مردوں اور عورتوں کیلئے میل یا کسی اور وجہ سے احرام کے کپڑوں کو دھونا بھی جائز ہے اور اس کی جگہ دوسرے کپڑوں کا بدلنا بھی جائز ہے، محرم مرد کیلئے چپکنے والی چیز سے سر کا ڈھانکنا حرام ہے، جیسے ٹوپی، غترہ اور عمامہ وغیرہ، لیکن کار یا بس کی چھت پر چھتری وغیرہ کا سایہ حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسے خیمہ یا درخت وغیرہ سے سایہ حاصل کرنا جائز ہے اور اگر محرم غلطی سے یا لاعلمی سے پہلے سلے ہوئے کپڑے پہن لے یا سر ڈھانک لے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں، اسی طرح جو شخص بال مونڈھ لے یا اپنے بال میں سے کچھ کتر لے یا بھول کر اور جہالت سے اپنے ناخن کاٹ لے تو صحیح روایت کے مطابق اس پر کوئی فدیہ نہیں۔

حج کے دوران حائضہ ہو جانے والی عورت کا حکم:

حج کے دوران حائضہ ہو جانے والی عورت حج کے وہ تمام امور انجام دے گی جو دیگر حجاج انجام دیتے ہیں مگر وہ طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ نہیں کرے گی۔ ہاں حیض سے فارغ ہو کر غسل کرنے کے بعد مذکورہ بالا امور انجام دے سکتی ہے۔ اگر کسی کو حیض اس مرحلے پر آجائے جب کہ اس کا صرف طواف وداع باقی ہے تو اس پر یہ طواف ضروری نہیں، وہ اس کے بغیر سفر کر سکتی ہے۔ اسی طرح حائضہ عورت مقام سعی کے آس پاس اپنے ساتھیوں کے انتظار میں بیٹھ سکتی ہے۔ کیونکہ صفا و مروہ مسجد حرام میں شامل نہیں ہیں۔

کنکریاں مارنے کا مسئلہ:

رمی جمرات حج کا اہم رکن ہے۔ ہر حاجی اپنے طور پر اس کو ادا کرے گا۔ ہاں مرض کی حالت میں یا عورت حاملہ ہو یا کہ اس کے چھوٹے بچے ہوں۔ اسی طرح بوڑھے اور کمزور لوگ خود مارنے کے بجائے کنکریاں دوسروں کے حوالے کر سکتے ہیں۔ جو ان کی جانب سے ماریں گے۔ مگر نمائندگی کرنے والا ضروری ہے کہ حاجی ہو۔ یعنی اسی سال حج ادا کر رہا ہو۔ نیز جس کی جانب سے کنکریاں ماری جارہی ہوں اس کا مشعر حرام میں ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح کثرت اژدھام کی وجہ سے عورتیں یہ کام مردوں کے حوالے بھی کر سکتی ہیں۔

رمی جمار کے مسائل:

شیطان کو مارنے کی غرض سے کنکریاں مزدلفہ یا منیٰ، کہیں سے بھی اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔ مگر ان کا پانی

(۴) تارک نماز مکہ مکرمہ یا اس کے حدود میں داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يا أيها الذين آمنوا انما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا﴾ (التوبہ:۲۸) ترجمہ: ''اے ایمان والوں: بے شک مشرکین ناپاک ہیں، تو وہ اس سال کے بعد مسجد حرام میں داخل نہ ہونے پائیں''۔

(۵) اگر تارک نماز کا کوئی قرابتدار فوت ہوجائے تو اس کے میراث میں اس کا کوئی حق نہیں، مثال کے طور پر باپ فوت ہوجائے اور اپنے پیچھے ایک بے نمازی لڑکا اور دور کا ایک عمزاد بھائی عصبہ چھوڑ جائے تو اس کا وارث کون ہوگا؟ اس کا عمزاد وارث ہوگا، بے نمازی لڑکا نہیں، کیونکہ اسامہؓ کی حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''نہ مسلمان کافر کا وارث ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا'' (متفق علیہ)

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ''میراث کے مقررہ حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو، اور مقررہ حصوں سے جو بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کیلئے ہے''

اور یہ ایک مثال ہے جو تمام ورثاء پر منطبق ہوگی۔

(۶) تارک نماز اگر مر جائے تو اسے نہ غسل دیا جائے گا، نہ کفن، نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن کیا جائے گا، پھر اس کی لاش کیا ہوگی؟ اسے صحراء میں لے جاکر گڑھا کھود کر اسی کپڑے میں اسے دفن کر دیا جائے گا، کیونکہ وہ قابل احترام نہیں، لہذا اگر کسی کے یہاں کوئی ایسا شخص فوت ہو جائے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ بے نمازی تھا، تو اس کیلئے جائز نہیں کہ نماز جنازہ کیلئے اسے مسلمانوں کے سامنے پیش کرے۔

(۷) تارک نماز قیامت کے دن بڑے بڑے کفار جیسے فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا، والعیاذ باللہ اور وہ جنت میں نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے گھر کے کسی فرد کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا کرے، کیونکہ وہ کافر ہے جو رحمت و مغفرت کا مستحق نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولى قربى من بعد ماتبين لهم أنهم أصحاب الجحيم﴾ (التوبہ:۱۱۳) ''نبی اور دوسرے مومنوں کیلئے جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں، اس امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ جہنمی ہیں''۔

میرے بھائیو! ترک نماز کا معاملہ بڑا سنگین ہے، لیکن افسوس کہ بعض لوگ اس معاملہ میں لاپرواہی برتتے ہیں اور اپنے گھر میں تارک نماز کا وجود برداشت کر لیتے ہیں، حالانکہ یہ قطعاً جائز نہیں، تارک نماز خواہ مرد ہو

یا عورت اس کا یہی حکم ہے۔

اے نماز چھوڑنے یا اس کے بارے میں سستی وتساہلی برتنے والے! زندگی کے جو ایام باقی بچے ہیں عمل صالح کے ذریعے اس کا تدارک کرلو، کیا پتہ کہ تمہاری زندگی کتنی باقی ہے؟ چند ماہ یا چند دن یا چند گھڑی؟ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھو ﴿ **انه من يأت ربه مجرماً فان له جهنم لايموت فيها ولايحي** ﴾ (طہ:۷۴) ''یقیناً جو بھی گنہگار بن کر اللہ کے ہاں حاضر ہوگا اس کیلئے جہنم ہے جہاں اسے نہ موت آئے گی اور نہ ہی زندہ رہیگا''۔

اور اس فرمان کو بھی ﴿ **فأما من طغى ، وآثر الحياة الدنيا، فان الجحيم هي المأوى** ﴾ (النازعات: ۳۷-۳۹) ''تو جس نے سرکشی کی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے''۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ہر خیر وفلاح کی توفیق دے اور تمہاری زندگی شریعت اسلامی کے سایہ میں علم وعمل اور دعوت دین ہر اعتبار سے باسعادت بنائے۔

والله أعلم ، وصلى الله عليه نبينا محمد و على آله وصحبه أجمعين.

عبداللہ کراکری اینڈ ڈیکوریشن سنٹر مین بازار جہلم کا افتتاح

عزیزم حافظ عبداللہ ذوالفقار نے مورخہ 12 دسمبر کو مین بازار میں عبداللہ کراکری اینڈ ڈیکوریشن سنٹر کے نام سے کاروبار کا آغاز کیا ہے۔ دوکان کا افتتاح رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب کے درس قرآن و حدیث سے ہوا۔ جس میں کاروباری حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا فیض احمد بشیر صاحب کی مدینہ منورہ سے واپسی

مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم مولانا فیض احمد بشیر صاحب مورخہ 6 دسمبر بروز جمعرات عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے موقع پر جامعہ اثریہ جہلم میں تشریف لا چکے ہیں۔ اپنے قیام کے دوران وہ تبلیغی پروگرام جاری رکھیں گے۔

ضروری اعلان

جہلم کا کوڈ نمبر 0541 تبدیل ہوکر 0544 ہوگیا ہے